مجوزہ خاکہ بہ رائے

پی ایچ ڈی تحقیق

اختر یوسف کی افسانہ نگاری اور جدیدیت: ایک تنقیدی مطالعہ

Akhtar Yusuf ki Afsana Nigari aur Jadeediyat: Ek Tanqeedi Mutalea.

(2024)

زیر نگرانی:
ڈاکٹر محمد رضوان علی
ایسوسی ایٹ پروفیسر
صدر شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی، رانچی

پیش کردہ:
آرزو پرین
(ریسرچ اسکالر)

شعبۂ اردو
دوسری منزل، ہیمونیٹیز بلڈنگ، یونیورسٹی روڈ، مورابادی، رانچی یونی ورسٹی رانچی، 834008 جھارکھنڈ (انڈیا)

Proposed Synopsis for Ph.D Research

University Department of Urdu, Ranchi University, Ranchi

اختر یوسف کی افسانہ نگاری اور جدیدیت: ایک تنقیدی مطالعہ

Akhtar Yusuf ki Afsana Nigari aur Jadeediyat:

Ek Tanqeedi Mutalea.

(2024)

Under the Supervision of:
Dr. MD. Rizwan Ali
Associate Professor
Head,University Department of Urdu
Ranchi University, Ranchi

Submitted by:
Arju Perween
(Research Scholar)

Department of Urdu
2nd Floor, Hammunities Building, University Road,
Morabadi, Ranchi University Ranchi, 834008- Jharkhand (India)

موضوع کا تعارف:

State of the Art

میرے تحقیقی مقالے کا موضوع ''اختر یوسف کی افسانہ نگاری اورجدیدیت : ایک تنقیدی مطالعہ'' ہے۔اختر یوسف نے افسانہ نگاری اس وقت شروع کی جب جدید افسانے کی ابتدا تھی۔ ۱۹۷۰ کے بعد اردو افسانہ میں نئے موڑ آئے۔ میں اسے ترقی پسند تحریک سے بھی زیادہ اہمیت دیتی ہوں کیونکہ اس زمانے میں ترقی پسند تحریک کے ردعمل کے طور پر خالص ادب برائے ادب کی تحریک وجود میں آچکی تھی۔ جسے ہم لوگ جدیدیت کی تحریک کہتے ہیں۔ یہ تحریک ادب کی کلاسکیت کی توسیع تھی اور اس تحریک کے بانیوں میں شمس الرحمن فاروقی اور مظفر حنفی وغیرہ پیش پیش تھے۔ پروفیسر اختر یوسف خالص جدیدیت کے تحریک کے فنکار رہے ہیں کہ جن کا تعلق شہر رانچی سے رہا ہے۔اختر یوسف بنیادی طور پر بہار کے ہرگاواں کے رہنے والے ہیں جن کے اباءوجداد صدیوں پہلے اس شہر میں آباد ہو گئے تھے۔اختر یوسف کی پرورش و پرداخت اسی شہر میں ہوئی اور وہ یہیں رانچی یونیورسٹی کے شعبۂ کے صدر کے منصب سے سبکدوش ہوئے۔اس پس منظر میں اختر یوسف کی شخصیت کافی اہم ہے کہ ان کی نثری کاوشوں پر پہلے کے علم دوست حضرات نے کوئی توجہ نہیں دی۔ جہاں رانچی یونیورسٹی کے دوسرے اساتذہ پر تحقیقی کام ہو رہے ہیں وہیں ان کو فراموش کیا جاتا رہا ہے۔جبکہ ان کی خالص کلاسکی نثر اردو ادب کی تاریخ میں ادب العالیہ کی ترجمان ہے۔ان کے افسانے کا مجموعہ ''جلتا ہوا سیارہ'' اپنی نوعیت کا ایک ایسا مجموعہ جس کی نذیر جدیدیت کی تاریخ میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔ ''جلتا ہوا سیارہ'' کے کسی بھی افسانے کا مطالعہ کرتے وقت ایسا واہمہ تخلیق پاتا ہے کہ نثر میں استعارے کی زبان ہر عبارت میں استعمال کی گئی ہے۔چھوٹے چھوٹے جملے کو اگر تسلسل کے ساتھ ایک مینارہ بنایا جائے تو وہ افسانوی نثر سے کہیں زیادہ آزاد نظم یا معریٰ نظم کے جملے معلوم ہوتے ہیں۔ ہر جملے میں

منظر نگاری ہے، تزئین نگاری ہے اور مرسع سازی ہے۔ اس طرح کی نثر جدیدیت کے تحریک کے دوسرے نثر نگاروں کے یہاں عنقا ہے۔ اس لیے میں کہہ سکتی ہوں کہ اختر یوسف جدیدیت کے واحد ایسے نثر نگار ہیں جدید اردو افسانے کے امام معلوم پڑتے ہیں اور جن کی مثال کسی اور سے نہیں دی جاسکتی ہے۔ جدیدیت کی افسانہ نگاری میں اختر یوسف کے افسانے کی وہی حیثیت ہے جو حقیقت نگاری کی افسانہ نگاری میں پریم چند، منٹو، سہیل عظیم آبادی اور راجندر سنگھ بیدی کی ہے۔ اس صورت میں اختر یوسف کے مجموعہ ''جلتا ہوا سیارہ'' کے کسی افسانے کو لے لیجئے اس کی ترجمانی کہیں اور نہیں ملتی۔ ''جلتا ہوا سیارہ'' میں اختر یوسف کے ۱۷ افسانے ہیں۔ کالک اور اجالا، تاریک بارش، رنگوں کا المیہ، گدھ اور قوحبہ خانے، نہیں کا سایا، جلتا ہوا سیارہ، خالی بانہیں (۱)، خالی بانہیں (۲)، جب دھرتی کے اوپر، سیاہ ڈائل اور سیاہ ہاتھ، لاوا، مہانگر میں ایک آدمی، رنگ منچ، خالی مکان اور پتھر پانی، راکھ رنگ سفر، وہی رات اور بدبو۔ ان میں سے کسی بھی افسانے کے عنوان کو لیجئے وہ اپنے طور پر استعارہ معلوم پڑتا ہے اور اس چھوٹے سے عنوان میں بھی علامت نگاری کے پرتو دکھائی دیتے ہیں۔ ان افسانے کے کسی بھی عنوان کو دیکھئے تو وہ اپنے طور پر دوسرے افسانہ نگاروں کے عنوان سے منفرد ہے اور اسی سے اختر یوسف کی جدیدیت کا پتہ ملتا ہے۔ ایسے میں میں کہہ سکتی ہوں کی اختر یوسف کی افسانہ نگاری میں جدیدیت کا جو تصور ہے وہ خالص جدیدیت کا تصور ہے۔ جس کے مطالعے کے بعد ہر افسانے کا تجزیہ نئے انداز سے کیا جاسکتا ہے۔ میں اپنے تحقیقی مقالہ ''اختر یوسف کی افسانہ نگاری اور جدیدیت میں ایسا ہی کچھ کرنا چاہتی ہوں۔

اختر یوسف جس زمانے میں افسانہ لکھنا شروع کرتے ہیں اس وقت کے نئے تخلیق کار اپنی اپنی شناخت کے لیے ادب کہ نئی نئی زمینیں تلاش کر رہے تھے یا وہ عہد تھا جب اردو ادب میں ایک ساتھ کئی تحریک شامل ہوگئی تھیں۔ کوئی ترقی پسندی سے ہٹنا نہیں چاہتا تھا کچھ لوگوں نے نعرہ بلند کیا کہ اب پریم چند کو ریجیکٹ کرنے کا وقت آگیا ہے، کچھ لوگ جدیدیت کے دھارے کی طرف مڑ گئے، کچھ روایتی اسلوب پر قائم تھے، کچھ

AnyScanner

اساطیر میں الجھ گئے تو کچھ تجریدی کہانیوں میں نئی کہانیوں کا عکس تلاش کر رہے تھے۔ بہر کیف یہ کہنا حقیقت پر مبنی نہیں ہوگا کہ اس توڑ پھوڑ سے ادب کا کافی حد تک نقصان ہوا بلکہ میں تو یہ مانتی ہوں کہ اس سے اردو ادب کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ 1970 کے بعد کئی اہم افسانہ نگاروں کا نام ابھر کر سامنے آیا۔ اختر یوسف نے اسی دور میں افسانہ لکھنا شروع کیا۔ ان کے افسانوں کے موجودہ مجموعے کو دیکھا جائے تو یہ بات بالکل صاف جھلکتی ہے کہ انہوں نے جدید افسانے کے بچپن سے لے کر عروج تک اپنا دبدبہ قائم رکھا۔ یعنی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اختر یوسف کا کوئی افسانہ کا کوئی ایسا نہیں کہ اس کے ذریعے جدید افسانے کا مزاج اور اس کی داخلی آب و ہوا کا پتہ نہ لگایا جا سکے۔ افسانہ نگار کی حیثیت سے اختر یوسف کی ذہنی اور روحانی سروکار آفاقی مزاج رکھتا ہے۔ یعنی ان کا زاویہ نظر مقامی سماجی حالات وغیرہ پر نہیں قائم ہوتا ہوا انسان کی مجموعی صورتحال اور آج کے انسان کی باطنی خلا اور ذہنی قسم کس کے بیان کی طرف زیادہ مائل نظر آتے ہیں۔ یہ بیان بھی محض ایک اکہرا یا صحافیانہ رپورٹ کی طرح نہیں اس میں تشکیک خوف و موثر دنیا کے نظام سے ایک برہمی کا بھی احساس ہوتا ہے ان کے افسانوں میں ایک مضطرب روح نظر آتی ہے جو اپنا گھر یعنی ہر شئے کی اصل تلاش کرنے میں سرگردہ ہے۔ لیکن اسے گھر نہیں ملتا یعنی آسیہ کی اصل کو تلاش کرنے کی سعی میں اسے ناکامی ہوتی ہے۔ اختر یوسف کی نظم اور افسانے کے درمیان ہدف حاصل قائم رہنے کے بارے میں ہے کچھ برس پہلے نئے افسانے میں کچھ کیفیات نثری نظم کی سی چلی آ رہی تھی نہ صرف یہ کہ جملہ چھوٹے چھوٹے اور بظاہر غیر مربوط ہوتے تھے بلکہ یہ بھی تھا کہ انہیں نظم کے مصروف کے طرح لکھا بھی جاتا تھا۔ ایسی صورت میں پڑھنے والوں کی طرف سے یہ سوال نامناسب تھا کہ ان تحریروں میں افسانہ کہاں ختم ہوتا ہے اور نظم کہاں شروع ہوتی ہے؟ اختر یوسف کے افسانوں میں یہ حد بڑی فنی مہارت کے ساتھ قائم رکھی گئی ہے ان کا افسانہ کبھی نظم نہیں بنتا اور ان کی نظم کبھی افسانہ نہیں بنتی آج کے نوجوان افسانہ نگاروں کے لیے اس بات میں کئی سبق آموز پہلو پوشیدہ ہے کہ میں افسانے کی ہیئت کا تجزیہ کرتے وقت اس کی وضاحت اور صراحت کروں

گی۔ یہاں پر تحقیق میں رونما ہونے والے مسائل سے گفتگو مقصود ہے۔

تحقیق کا مسئلہ

Problem To be investigation

سابق صدر اردو اور جدیدیت کے بڑے افسانہ نگار اختر یوسف آج کل گمنامی اور روپوشی کی زندگی گزار رہے ہیں کہ ان کی ذاتی زندگی کئی سمتوں سے متاثر ہوگئی ہے۔جس سے گریز کرتے ہوئے افسانے کے حوالے سے ان پر تحقیق کرنی ہے۔ذاتی طور پر وہ گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔ہماری کوشش کافور ہوئی ہے۔اساتذۂ کرام سے گفتگو کے دوران رانچی کے نالہ روڈ میں زندگی بسر کر رہے اختر یوسف گفتگو کے دوران کئی مرتبہ مزحل اور منتشر اشارے چھوڑ جاتے ہیں اور گفتگو سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ان کے گھریلو مسائل ان کی زندگی کو متاثر کیے ہوئے ہے۔میری تحقیق کے درمیان یہ بڑا مسئلہ ہے کہ ان سے گفتگو کی راہ کیسے استوار اور کیسے مستحکم کیا جائے۔اس تناظر میں نے بڑے حوصلے کے ساتھ ان کی افسانہ نگاری پر پی ایچ ڈی کرنا مناسب سمجھا کہ ان کے افسانے جدیدیت اور مابعد جدیدیت کی رو سے تحقیق کے قابل ہیں۔ان کے افسانے متون خود وضاحت کرنے کے قابل ہیں۔اس لیے اگر اختر یوسف صاحب سے گفتگو نہیں بھی ہوتی ہے تو موجودہ آن لائن وسائل اور کتب کی روشنی میں تحقیق کے مسئلے کو اساتذۂ کرام کی مدد سے حل کیا جائے گا۔

تحقیق اور ترغیب کا مقصد

Objective of the Investigation and Motivation

اختر یوسف کے افسانے کا مجموعہ ''جلتا ہوا سیارہ'' کے بارے میں شمس الرحمن فاروقی نے زریں حروف میں قصیدہ خوانی اور تعریف کی ہے۔فاروقی کی نگارشات کی روشنی میں جب میں نے اختر یوسف کے افسانے کا مطالعہ شروع کیا تو ایسا گمان گزرا کہ اختر یوسف کے افسانے کا دستور فاروقی کی تحریر ہے۔فاروقی نے جیسا کچھ لکھا ہے اسی اسلوب میں اختر یوسف نے افسانے لکھے ہیں۔اس سے مجھے یہ رغبت ملی کہ جدیدیت رو

سے اختر یوسف کے افسانے کی تجزیہ کیا جائے۔کسی عصبیت کی بنا پر اختر یوسف کے افسانوں کا تحقیقی مطالعہ ابھی تک نہیں ہو پایا تھا۔اگر میرا تحقیقی مقالہ سامنے آتا ہے تو جدیدیت کی تحریک کو افسانوی نثر کے حوالے سے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔اسی مقصد کے تحت میں نے یہ کام کرنا مناسب سمجھا۔

مفروضہ (Hypothesis)

اختر یوسف کے افسانے جدیدیت،علامت اور تجریدیت کے رنگ میں ہیں۔ان کے افسانے کی روشنی میں جدیدیت کو اور جدیدیت کی روشنی میں ان کے افسانے کو سمجھنا ناگزیر ہے۔میں نے یہ مفروضہ تشکیل کرنے کی کوشش کی ہے کہ اختر یوسف کے جتنے افسانے ہیں ان سبھی افسانے کی روشنی میں جدیدیت کی تحریک کو اختر یوسف کے مخصوص ذات وصفات کو اور ان کے مخصوص ذات وصفات کی روشنی میں جدیدیت کی تحریک کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔اس دوران جدیدیت کی تحریک پر مبنی کئی افسانوں کے مجموعے اور کئی ناول گزشتہ چند برسوں میں سامنے آئے ہیں ان سبھوں کی روشنی میں اختر یوسف کے افسانوں کو دیکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

ریسرچ ڈیزائن اور طریقہ کار

Research Design and Methodology

ان کے افسانے کے مطالعے میں تجزیاتی تنقید،نئی تنقید،مابعد جدیدیت کی تنقید کے ساتھ متنی تنقید کے اصول اور نظریات سے کام لیا جائے گا۔تحقیقی مواد کی تلاش و دستیابی کے لیے کتابوں اور بین الاقوامی رسالوں کی فہرست کی کیٹ لاگنگ تیار کی جائے گی،مختلف ماخذ کے حصول کے لیے کتاب خریدی بھی جائیں گی،مختلف لائبریریوں سے بھی استفادہ کیا جائے گا تاریکی طریقہ تحقیق سے کام لیتے ہوئے موضوع ''اختر یوسف کی افسانہ نگاری'' کو پایا تکمیل تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی جائے گی اور انٹرنیٹ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف ویب سائٹ سے بھی موضوع سے متعلق مواد جمع کیا جائے گا۔خاص کر rekhta.org.com کام پر اردو ادب سے متعلق کافی کتابیں موجود ہیں ان سے

AnyScanner

بھی استفادہ کیا جائے گا تا کہ موضوع کا حق ادا کیا جا سکے۔اختر یوسف باحیات ہیں ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ انٹرویو کی معرفت سے ان کے متن پر گفتگو کی جائے اوران کے افسانے سے متعلق باتیں جو مسئلے کی صورت میں ہیں اس کی وضاحت سامنے لائی جا سکے۔کوشش کی جائے گی کہ سوال نامہ کے معرفت سے اختر یوسف صاحب ان کی رائے لی جائے۔

مطالعہ کی اھمیت

Significance of the Study

کووڈ 19 سے جدیدیت کی بڑی شخصیت متاثر ہوئیں۔خود عظیم المرتبت شخصیت شمس الرحمن فاروقی فوت پا چکے ہیں۔عالم کاریت کے بعد اردو ادب میں جدیدیت بھی دم توڑتی ہوئی نظر آرہی ہے۔مابعد جدیدیت کے یہ پیغام مشتہر ہورہا ہے کہ نظریے کا خاتمہ ہو چکا ہے۔شمس الرحمن فاروقی کی موت کے بعد شہر رانچی میں جدید افسانہ نگاری کی مضبوط آواز پروفیسر اختر یوسف موجود ہیں اس سے اور بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ ان پر یہ تحقیقی کام کیا جارہا ہے۔اسی سے اس تحقیقی مقالہ کے مطالعے کی اہمیت لگایا جا سکتا ہے۔

موجودہ دور کے مسائل سے اس کی مطابقت معاشرے کی ضرورت ھے

Its Relevance to the present day problems need of the society

گزشتہ برسوں میں اردو ادب میں جو اہم واقعات رونما ہوئے ہیں اس میں ترقی پسند تحریک کا زوال اور جدیدیت کا رجحان قابل ذکر ہے۔ان دو واقعات نے اردو افسانے کو گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔اختر یوسف کے افسانوں میں قدر کی شکست وریخت منافقت کو تہذیبی قدر بنانے کی سازش مذہبی اور نظریاتی تفاوت کو منافقت میں بدلنے کی کوشش اوراس کے اس کے لیے دریائے خوں رواں کرنا طاقتوروں کا منفی اور تخریبی رویہ سام کے اسرار امیز اداسیاں روحانی کرب جلتی ہوئی دوپہر میں سنسان منڈیر پر بیٹھی ہوئی ہافتی چڑیا بند مٹی کے کمرے میں روسن دان سے لٹکی اسرار ڈھونڈتی آنکھیں اور شہروں کے اوپر منڈلاتے ہوئے گدھوں کا شور وغیرہ ان کے افسانوں میں یا ساری چیزیں جھلکتی ہیں اختر یوسف نے کئی افسانے لکھے ہیں جو

AnyScanner

قابل تعریف ہے اوران پر تحقیقی اورتنقیدی کا کام نہ ہونے کے برابر ہے اس دور کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے ''اختر یوسف کی افسانہ نگاری اور جدیدیت : ایک تنقیدی مطالعہ'' پر کام کرنے کا فیصلہ لیا۔

مواد کی فراھمی کے وسائل

Tools To be Used in the Collection of Data

معلومات واعدد شمار کی دستیابی اصل ماخذ کتب ورسائل نیز نثر نگاری کے چیدہ چیدہ مجموعہ کلام ہیں اور یا مجموعہ کی تدوین تدریس کے ساتھ کیا جائے گا اس کے علاوہ حسب ذیل ذریعہ کام میں لائے جائیں گے۔

(۱) قومی اہمیت کی لائبریریو تحقیقی اداروں اور نیومیڈیا یا سوشل نیٹ ورکنگ سائٹ سے حصولیابی۔

(۲) خط وخطابت کر مواد کی حصولیابی دیارغیر اور ممالک میں مقیم نثر نگاری سے بذریعہ میسنجر۔

(۳) اردو ہندی اور انگریزی ٹائپ کے ذریعے ان لائن نیٹ ورکنگ سائٹ سے مواد کی دستیابی۔

(۴) اکاؤنٹ سے نثر نگاری کے کڑیوں کو جوڑ کر ہم عصر تخلیقات کی دستیابی بذریعے فیس بک۔

(۵) متعلقہ موضوع کی کتابوں کی حصولیابی۔

(۶) اختر یوسف سے وقتاً فوقتاً انٹرویو اور سوال نامے کی معرفت سے مواد کی فراہمی

موجوزہ ابواب بندی

Tentative Chapter Scheme

مجوزہ موضوع کی درجہ بندی پانچ ابواب پر مشتمل ہوگی جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے

باب اول: جدیدیت کی تعریف اور تاریخ مغرب اور مشرق کی روشنی میں

باب دوم: اردو افسانہ نگاری میں جدیدیت کی روایت

باب سوم: اختر یوسف کی حالات زندگی

باب چہارم: اختر یوسف کے افسانوں کا اجمالی جائزہ

AnyScanner

باب پنجم: اختر یوسف کے افسانوں کا تجزیاتی مطالعہ مجموعی کا جائزہ

مواد کی فراہمی کے وسائل

Tools To be Used in the Collection of Data

دوران تحقیق درج ذیل وسائل سے استفادہ کیا جائے گا۔

(۱) اپنے موضوع سے متعلق اساتذہ سے مشورہ۔

(۲) ہندستان کے مختلف مرکزی اور صوبائی جامعات کے کتب خانوں سے مواد کی فرہمی میں خصوصی طور پر کیٹلا گنگ کا مشاہدہ، کتاب کے نام سے، مصنف کے نام سے اور پبلیکیشن کے نام سے پھر لائبریری کی سطح پر مستقل براؤزنگ اور ڈیمانڈس کے ذریعے۔

(۳) انٹرنیٹ سے استفادہ اور سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر عنوان کے اشتہار سے مشاورت

(۴) مختلف رسائل و جرائد سے استفادہ

(۵) دیگر محققین سے بات چیت اور انٹرویو

مستقبل کا کام

Future Work

کسی موضوع پر کیا گیا تحقیقی کام آخر نہیں ہوتا، اس نوعیت کے کاموں کا کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ چراغ سے چراغ روشن کرنے کا ایک ذریعہ بنے گا اردو ادب کی تاریخ نوسی تنقید اور تجزیاتی کاموں کے لیے یا سنگ میل کی حیثیت رکھے گا۔ اس کے بعد اختر یوسف حیات و خدمات پر میری کوشش ہوگی کہ میں اپنا ڈلٹ کا مقالہ مکمل کروں۔

AnyScanner

کتابیات

بنیادی مواد کی فراہمی درج ذیل کتابوں سے لی جائے گی۔

(۱) جلتا ہوا سیارہ اختر یوسف شب خون کتاب گھر الہ اباد

(۲) جدید اردو افسانہ امرت رائے شہزاد منظر منظر پبلکیشن 1987

(۳) جدید اردو افسانہ مشرف عالم زوقی نیشنل بک ٹرسٹ

(۴) اردو افسانہ پروفیسر ابن کنول شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی دہلی 2011

(۵) اردو افسانہ روایت و مسائل گوپی چند نارنگ ایجوکیشنل پبلیسنگ ہاؤس 2000

(۶) اردو افسانے کی روایت مرزا حامد بیگ عالم میڈیا دہلی 2014

(۷) جدید اردو افسانہ خورشید احمد لیتھوکلر پرنٹرز علی گڑھ 1997

(۸) اردو افسانہ فکری وفنی مباحث عظیم الشان صدیقی ایجوکیشن پبلیسنگ ہاؤس دہلی 2014

(۹) آزادی کے بعد اردو افسانہ گوپی چند نارنگ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی 2003

(۱۰) جدید اردو افسانوں میں احتجاج کی بازگست ڈاکٹر احمد صغیر مکتبہ استہارہ نئی دہلی 2003

(۱۱) جدید اردو افسانہ اردو ہندی طارق چھتاری ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ 1992

(۱۲) اردو میں افسانوی ادب جمال ارا نظامی سینٹرل لائبریری اف علاوہ اباد یونیورسٹی الہ اباد 1984

(۱۳) ہر افسانہ نگاری وقار عظیم اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس نئی دہلی 1977

(۱۴) مابعد جدیدیت ممکنات و مضمرات وہاب اشرفی

(۱۵) ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات وہاب اشرفی

(۱۶) اردو افسانہ روایت اور مسائل گوپی چند نارنگ

(۱۷) اردو افسانے کی نئی تنقید سید محمد عقیل

AnyScanner

(۱۸) افسانے کی حمایت میں — شمس الرحمن فاروقی

(۱۹) فکشن کی تنقید چند مباحث — عابد سہیل

مقالہ نگار	نگراں
آرزو پرین	ڈاکٹر محمد رضوان علی

AnyScanner